سلسلۂ اشاعت قرآن حیدرآباد دکن

۱۵ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ

# قرآنی تحریک
# کی
# مختصر تاریخ

مرتبہ

ابو محمد مصلح کان اللہ لہ

دفتر

قرآنی تحریک حیدرآباد دکن

چندہ

دس روپیے ۱ ہوا پورسٹ کی قیمت ایک ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عالمگیر قرآنی تحریک کی مختصر تاریخ

والد مرحوم خدا اُن کو جنت نصیب فرمائے [illegible] سے تین کوس کے فاصلہ پر ایک چھوٹے سے دیہات موضع کیمتی کے رہنے والے تھے چونکہ ان کی شادی سہسرام میں ہوئی تھی اسلئے وہیں آ رہے تھے ہماری پیدائش بھی اسی دیہات میں ہوئی۔ والد آخیر وقت تک کاشتکاری رہے۔ نمازی، پرہیزگار، نیک اور دیندار تھے خود لکھے پڑھے نہ تھے لیکن مجھے تعلیم دلانا ضروری سمجھا افسوس ہے کہ ابھی میں بارہ سال کا ہی تھا کہ انہوں نے رحلت فرمائی میری اور میری بہنوں کی پرورش والدہ کے ذمہ ہوئی تکالیف کا سامنا ہوا تعلیم و تربیت پر بہت برا اثر پڑا مگر اخبار بینی اور کتب بینی کا سلسلہ جاری رہا۔ اس درمیان میں بہتیرے شوق آئے اور گئے مگر شاعری نے پیچھا نہ چھوڑا آگے چلکر مضمون نگاری سے بھی ربط پیدا ہوا تحریر کے ساتھ ہی تقریر بھی جاری ہوئی۔ تقریبات میں اچھی طرح حصہ لینے لگا تعلیم کی طرف پھر توجہ ہوئی اور اب مدرسہ عالیہ کلکتہ اور دار العلوم دیوبند کے نصاب کی نوبت پہنچی اس کے بعد اخبار و رسائل بھی جاری ہوئے اور متعدد تالیف و تصنیف بھی شایع کیں یہ سب کچھ ہو چکا مگر تسکین دل اور تسکین قلب کہیں اور کسی چیز میں نصیب نہ ہوا جب جو مشغلہ رہا اگرچہ اس وقت اسی کو پورے انہماک اور پوری قوت سے انجام دیا لیکن ہر جگہ پر یہ خیال لگا رہا کہ "ہماری منزل یہ نہیں کوئی اور ہے"۔ غرض آگے بڑھنے کی خلش نے ہمیشہ آگے بڑھایا اور جب وہاں بھی تسکین نہ ہوئی تو اور آگے بڑھنے کی تمنا پیدا ہوئی۔

اللہ بزرگ و برتر بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے کسی بندے پر رحم فرمانا چاہتا ہے تو کس طرح غیب کے سامان ہوتے ہیں۔ یقیناً میں تباہ و برباد ہو گیا ہوتا اگر میرا خدا مجھ پر شفقت نہ فرماتا آخر میں اس نے میں نہیں کہہ سکتا کہ کیونکر میرا خیال اپنے کلامِ مقدس کی طرف پھیر دیا۔

ہر مسلمان قرآن شریف کا ماننے والا ہے۔ میں بھی بچپن سے اس کا ماننے والا تھا مگر اب ایک خصوصیت سی پیدا ہوئی۔ شروع میں سنتِ یوسفی نصیب ہوئی۔ چند قیدیوں کو تعلیم دیتا رہا [illegible] میں مولوی عبد الرزاق صاحب (بھمبا۔ گریڈیہ) کیساتھ زیادہ وقت گذرا۔ اس کے بعد ذ[illegible]ہری میں عزیز دوست عبد القیوم انصاری اور پھر سہسرام میں خصوصیت کے ساتھ مولوی عبد الرؤف خانصاحب بی اے۔ اور مولوی اکرام الحق خاں صاحب بی اے [illegible] برتعلیم رہے۔ مولوی عبد الرؤف خاں صاحب نے اس حیثیت سے اس طرف توجہ کی ہے [illegible] کسی وقت میں انکا وظیفۂ حیات صرف قرآنِ مقدس کی خدمت ہی ہے۔

سہسرام سے کلکتہ جانا ہو [illegible] اور تقریباً دو سال وہاں رہا، میدان وسیع تھا اس لئے نسبتہً کچھ کام بھی زیادہ ہو مجالس میں شرکت کا موقع زیادہ، ملا اور پریس کے ذریعہ سے بھی اچھا کام ہو سکا۔ مذہب ہفتہ وار رسالہ اور الاصلاح اخبار اسی کام کے لئے جاری کیا گیا اسکے علاوہ بھی مختلف موضوع پر رسائل شائع ہوتے رہے۔ سیاحت یورپ کے موقع پر غازی امیر امان اللہ خاں سابق والیِ کابل کے نام "قرآنی پیام" سلطان العلوم میر عثمان علیخاں خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ فرمانروائے دکن کے نام "قرآن سے متعلق ایک خط" محمد فاروق لارڈ ہیڈلے الفاروق کے نام مسلمانوں نے صرف قرآن کو چھوڑا ہے" اور اصلی کام قرآن کی خدمت ہے" اور مسٹر جناح کے نام "اصلی سیاست قرآن میں ہے" وغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں

کلکتہ میں چند گنے ہوئے لوگ تھے جو شہر اور مضافات کی مجالس میں وعظ و

و تقریر کے لئے منتخب اور نامزد تھے۔ مولانا عبد الرؤف داناپوری، مولوی مشتاق احمد عثمانی، مولوی حکیم راحت حسین بہاری اور مولوی حکیم نثار احمد خاں صاحب وغیرہ کا خاص طور پر نام لیا جا سکتا ہے۔ ہر مجلس میں ان میں سے کسی ایک یا دو کا ضرور ساتھ ہوتا تھا، اور میں نے دیکھا کہ بالآخر ان کا موضوع تقریر بھی قرآن پاک کی دعوت ہی ہونے لگا تھا۔ ایک تو مجالس کے منعقد کرنے والے اصل فائدے کے طالب نہیں ہوتے دوسرے مقررین کا نصب العین بھی متعین نہیں ہوتا اس لئے دو برس کی مدت میں جو کچھ ہوا غنیمت تھا۔

مولانا ابوالکلام آزاد ایک شخص تھے جن سے اس مسئلہ پر گفتگو کی جا سکتی تھی اسی طرح نواب سیٹھ یعقوب عارف سابق ممبر اسمبلی کے ساتھ کام کیا جا سکا۔ اور ان موصوفین نے ایک حد تک ہمدردی بھی فرمائی۔ محمد شاہ خاں صاحب اور منشی محمد صادق حسین خاں صاحب نے بھی ساتھ دیا۔ تاہم کلکتہ کی رہائش کو خیرباد کہنا پڑا اور طے ہو گیا کہ "مدرسۃ الاسلام مکہ معظمہ" کے لئے مکہ معظمہ جانا بہتر ہے۔ حج بیت اللہ شریف کا زمانہ قریب تھا اگر ممکن نہ ہو سکا کہ رخت سفر باندھا جائے اور ہندوستان سے باہر قدم نکال سکوں۔ اب کشمیر یا حیدرآباد دکن کا خیال تھا سہسرام سے چلکر مغل سرائے اسٹیشن سے طے ہوا کہ حیدرآباد دکن کی کشش حیدرآباد میں سہسرام کے اکثر لوگ تھے لیکن ہمارا قیام نواب نذیر جنگ بہادر کے یہاں ہوا۔ موصوف سے صرف اتنی شناسائی تھی کہ آپ ہمارے اخبار اور رسالے کے خریدار رہ چکے تھے۔ میں نے اُن کو اپنے قرآنی مقاصد سے آگاہ کیا اور انہوں نے چند روز میں اچھی طرح اس کو سمجھ لیا۔ نواب نذیر جنگ بہادر کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص طاقت اور ایک خاص طبیعت عطا فرمائی ہے اُن کی طاقت کا استعمال حاجت روائی ہے اس معاملے میں وہ ایک شخص ہیں جن کی ذات سے معلوم نہیں کتنوں کو فائدہ پہنچ چکا ہے لیکن میرے

اُن کے ذہن نشین کر دیا کہ وہ اب تک جو کچھ کر چکے ہوں یا آئندہ کر سکیں وہ سب ایک طرف اور یہ قرآنی خدمت ایک طرف ۔ اس ایک کام کا مقابلہ تمام دنیا کے کام بھی نہیں کر سکتے۔

نواب صاحب موصوف کے یہاں قیام ہوا اس لئے عمائدینِ شہر سے جلد سے جلد شناسائی ہو گئی جب جس سے ملنا ہوا مقصد کا اظہار کیا گیا اور کوشش کی گئی کہ علمی اور مجموعی طور پر کچھ کام شروع ہو مگر ناکامی رہی۔ زبانی طور پر تبلیغ کا کام جاری تھا مگر چند دنوں کے بعد درسِ تعلیم کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا۔ دو برس میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے جو خاص طور پر متاثر ہو کر شریک ہو سکے ہیں۔ اب سلسلۂ "اشاعتِ قرآن" کا ایک ایسا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس سے فضاء کی دلبستگی اور لوگوں کی توجہ کا منعطف ہونا یقینی ہے۔ چند مخصوص ہستیاں اِدھر توجہ کر رہی ہیں اور ممکن ہے کہ کام میں وسعت پیدا ہو اگر ایسا ہو سکا تو انشاء اللہ ایک خاص نظام کے تحت میں بھی آگے بڑھتا ہوں اور وہ تجاویز جو پیشِ نظر ہیں عملی صورت پیدا کرتی نظر آئیں گی۔

دنیا کی ہوا مخالف ہے، پانی کا بہاؤ جدھر ہے میں اُدھر جانا نہیں چاہتا بلکہ اپنے ساتھ ساری دنیا کو چاہتا ہوں کہ اُدھر چلے جدھر کوئی نہیں جا رہا ہے کیونکہ نجات بھی اسی میں ہے۔

بہرحال انجام خدا کے ہاتھ ہے مگر آج میں اس خیال سے خوش ہوں کہ جو کچھ میں نے سمجھا ہے حقیقت وہی ہے اور جو کچھ میں کر رہا ہوں آخری سانس تک اسی کو کرنا چاہئے مجھے سکونِ قلب حاصل ہے اور میرا دل اپنی جگہ پر مطمئن ہے کہ میرے خدا نے مجھ پر سب سے بڑا کرم کیا ہے حق یہی ہے اس کے سوا جو کچھ ہے گمراہی ہے وَمَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ۔ "قرآنی تحریک کیا ہے؟ اسکے فوائد کیا ہیں!! اور اسکے متعلق مشاہیر کی کیا رائیں ہیں؟" اختصار کیساتھ پیش ہیں۔ کہنا یہی ہے جو اس مجموعے نے اس رسالہ میں جمع ہے۔ میں نے اپنے آقائے حقیقی سے التجا کی ہے کہ وہ اب ایسے لوگ پیدا کر دے جو اس "قرآنی تحریک" میں حقیقی طور پر شریک ہوں اور قرآنی علم و عمل کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دیں۔

# عالمگیر قرآنی تحریک

قرآنی تحریک کا منشاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ آخری آسمانی پیغام نوع انسان کے ہر فرد تک پہنچا دیا جائے۔

قرآن پاک کے بتلائے ہوئے طریقے اور فوائد کے ساتھ اُس کا علم و عمل عام کیا جائے۔

مسلمانوں میں جو بے معنی و مطلب کی تلاوت اور تعلیم کی رسم جاری ہے اُس کی اصلاح کیجائے اور معنی و مطلب کے ساتھ تلاوت و تعلیم کو عام کیا جائے۔

قرآن حکیم کی تعلیمات کو مشکل بنا دیا گیا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں صرف عقیدت مندی باقی رہ گئی ہے، اِن دقتوں کو دور کیا جائے اور ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جس سے عورتیں، بچے، کسان، تاجر، ملازمین، مزدور پیشہ اور ان پڑھ جاہل تک قرآن مجید کو جان سکیں اور اس کے مفہوم سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

قرآن پاک کے علم و عمل کی ضرورت اچھی طرح جتلا دی جائے اور فرقانِ حمید کو علم کا معیار بنا دینے کی ذہنیت پیدا کیجائے جس سے حق و باطل کی پہچان ہر شخص میں آجائے۔

اس کی تعلیم کو اسی کے بتائے ہوئے طریقے پر حاصل کرنے کو کہا جائے جس کا فائدہ یہ ہو کہ ہر فرقے کے افراد میں یہ مادہ خود بخود پیدا ہو جائے کہ وہ راستی پر آجائیں اور اپنی اپنی فرقہ بندیوں کو آپ مٹا دیں۔

تعلیم میں عمومیت پیدا کی جائے اور ہر طرح سے آسان اور عام فہم کرنیکی کوشش کیجائے خیالات میں انقلاب پیدا کیا جائے جس سے ہر شخص اپنی حالت کا آپ اندازہ کرسکے اور صلاحیت پیدا کر کے وہ مقام حاصل کرلے جس کا وعدہ قرآن پاک میں ہے۔

اقوامِ عالم کے سامنے بھی اسے پیش کیا جائے اور انہیں خدائی حکومت کا درس دیا جائے، سچی عبدیت کے حصول اور محبتِ الہٰی کا آوازہ بلند کیا جائے، اعلیٰ ترقی اور پائدار امن وامان قائم کرنے کی دعوت دی جائے۔

عالمگیر قرآنی تحریک سے اتحادِ اسلام ہی نہیں بلکہ اتحادِ عالم بھی ممکن ہوجائے غیر قوموں کو تبلایا جائے کہ فطرتِ انسانی کے اصول وضابطے کا نام قرآن ہے۔ یہ کتاب تمام آسمانی کتابوں کی اصل اصول اور تصدیق کرنیوالی ہے، اس کی خلاف ورزی فطرت کی خلاف ورزی اور اس کا انکار دراصل اپنے مذہب کا انکار ہے۔ اِس سے بے پروا ہو کر اپنی ہلاکت اور فساد فی الارض کا مرتکب نہ ہونا چاہیئے۔

یاد رہے کہ دُنیا قرآنی دنیا ہی ہوسکتی ہے اور انسانیت جب کبھی حق کی تلاش کریگی تو اسے قرآن حکیم ہی کو اختیار کرنا ہوگا۔

مسلمانوں کے ذہن نشین کیا جائے کہ تم ایک تبلیغی اُمّت ہو اور اللہ کی امانت قرآن مجید کے پہنچانے کے ذمہ دار تمہاری زندگی کا اصلی مقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تبلیغ ہے اور اسی کے مجموعہ کو قرآن کہتے ہیں۔ پس اِس کا تمام وکمال طور پر علم وعمل ہی تمہاری زندگی کا اولین وآخرین اور واحد فرض ہے۔ قرآن پاک تمہاری متفق علیہ کتاب ہے اگر تم میں من حیث فرداً من حیث قوم کوئی خوبی پیدا ہوسکتی ہے تو اسی کو صحیح اور مضبوط پکڑلنے سے۔ قیصر وکسریٰ کے خزانے میں سب کچھ تھا لیکن یہی ایک چیز نہ تھی جس کو لیکر عرب جیسا

نادار قوم نے اُن کے تاج و تخت چھین لئے اور اپنی گری ہوئی حالت کو ایسا سنوارا جو دنیا میں آپ اپنی مثال ہے۔ لہٰذا آج یا جب کبھی دنیا میں خدا کے دشمنوں کے پاس مادّی طاقت اور مادّی سامان کی بہتات ہو تو اس کی پروا نہیں، آخر میں کامیاب وہی ہوگا جس کے پاس قرآن ہو۔

قرآن مجرب و آزمودہ نسخہ ہے۔ یہ بے مثال خدا کی بھیجی ہوئی بے مثال چیز ہے، نیز اس کے پہنچانے کیلئے بے مثال نبیؐ مبعوث فرمائے گئے۔ تو اس کا پورا پورا حق ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض و واجب سے بھی بڑھ کر ہے۔ آج اسلام کے نام پر جو کچھ کیا جا رہا ہے اس میں [illegible] اور کمی فقط قرآن مجید کے عام علم و عمل کی ہے۔ اسلام کی گاڑی کے چلنے کے لئے مشینری کا اصلی پرزہ قرآنی تعلیم ہے۔ یہ اپنے اصلی مقام پر آیا اور بیڑہ پار ہے۔

علما، مشائخ، واعظین، مدرسین، امام مساجد، رہنمایان قوم، مصنفین، ناظم و ناشر، مضمون نگار، صحیفہ نگار، کالج و اسکول کے طلبہ، مدارس و مکاتب کے متعلمین، مریدین اور تمام انجمنوں کے ممبروں سے عرض ہے کہ "قرآنی تحریک" کا خیر مقدم فرمائیں۔ انجمن کے اغراض و مقاصد میں اس کو داخل کر کے اسلام کی اصلی خدمت انجام دیں۔

قرآنی تحریک کوئی نئی تحریک نہیں لیکن صدیوں کا بھولا ہوا سبق ضرور ہے جس کی یاد دلانا مقصود ہے۔ اصلی تعلیمات پر جو مہریں لگ گئی ہیں ان کے توڑ دینے کی ضرورت ہے۔ مسلمان کوشش کریں کہ قرآنی تعلیمات کا اس کے [illegible] ہوئے طریقوں اور فوائد کے ساتھ عام ہونا ہی قرآن کے آنے کی غرض، خدا سے قرآن کا منشاء، مسلمانوں کی زندگی کا مقصد اور دنیا کے ہر مرض کی دوا ہے اس لئے صرف یہی ایک کام تمام خیر و برکات کا موجب اور مجموعہ ہے۔

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار بگذارند و سر طرۂ یارے گیرند

اسلام کے نام لیواؤ! قرآنی تحریک کو قبول کرو اور اس دن سے ڈرو جس دن قرآن کے مالک احکم الحاکمین خدا کے سامنے صاحب قرآن پیغمبر اسلام احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے متعلق فریادی ہوں گے۔ وَقَالَ الرَّسُولُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ؕ اور رسولؐ فرمائیں گے کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو مہجوری کی حالت میں ڈال دیا تھا۔

مسلمانو! اور لے دنیا والو! اگر قرآنی علم و عمل دنیا میں دائر و سائر ہوتا جب بھی عالمگیر قرآنی تحریک کی انجام دہی سے بڑھ کر کوئی اور دوسرا کام نہ تھا اور آج جبکہ قرآن برائے نام رہ گیا ہے تو اس کی ضرورت اور اہمیت کا اندازہ مشکل ہے۔

خداوندا! ارحم الراحمین، آقائے حقیقی، احکم الحاکمین، معبودِ برحق، مطلوبِ کل، محبوبِ کل، مقلب القلوب، دنیا کو تو اپنی غلامی میں لے لے۔ اپنی ظاہری حکومت سے دنیا کو بہشت بنا دے، اپنی باطنی فرماں برداری سے سچی عبدیت عطا فرما۔ اپنی محبت میں سرشار کر اور اِن سب کے لئے قرآن مقدس کو ذریعہ گردان۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

# مقدس تجاویز

( ۱ ) جس طرح مسلمانوں کا خدا ایک، رسولؐ ایک، کتاب اور قبلہ ایک ہے اسی طرح عالمگیر قرآنی تحریک کا مرکز بھی اُمّ القریٰ کو ہونا چاہیئے اور دنیا میں اسلامی مشنریاں قائم کرنے کے لئے مدرسۃ الاسلام کا قیام مکہ معظمہ میں مناسب ہے۔

( ۲ ) اسلامی ممالک کے عام باشندوں کے نمائندوں کی ایک عام مجلسِ شوریٰ کے

علاوہ اسلامی والیانِ ملک کی شرکت بھی ضروری ہے جن کی امداد و مشورہ سے مدینۃ الاسلام مکۂ معظمہ کا انتظام ہو اور ایک ایسا شخص منتظم ہو جو امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین قرار پائے۔

(۳) مدینۃ الاسلام مکہ معظمہ کے لئے دنیائے اسلام سے تبلیغ قرآن کیلئے ایک کروڑ روپیہ سالانہ کی امداد ہو اس کے علاوہ زکواۃ و خیرات وغیرہ کی مد سے ایک اسلامی بیت المال بھی اس سے متعلق قائم کیا جائے۔

(۴) مدینۃ الاسلام مکۂ معظمہ کے متعدد مراکز ہوں جو عموماً ہر جگہ اور خصوصاً ہر اسلامی ملک میں قائم ہوں۔

(۵) تعلیم اور تبلیغ اور تنظیم کے داخلی و خارجی دو شعبے قائم ہوں ایک مسلمانوں اور دوسرا دیگر اقوام کے اندر قرآنِ مقدس کو پہنچاتے رہنے کے لئے۔

(۶) متحدہ مقوّمیت کے اصول پر ہر مسجد میں درسِ قرآن کا ایک عالمگیر سلسلہ شروع ہو اور ایسے افراد تیار کئے جائیں جو ہر مسلمان کو مجاہد فی سبیل اللہ اور مبلغِ اسلام بنانے کے لئے وقف ہوں۔

(۷) انجمنوں، اخبارات و رسائل، تالیف و تصنیف نیز سیاحت و تقاریر کے ذریعے قرآنی تحریک کا ہر جگہ کام کیا جائے اور دنیا والوں کو خدائی حکومت کے قیام خدا کی سچی عبدیت اور محبتِ الٰہی کا درس دیا جائے وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

مطیع ہمہ رساں کہ بسازی بعالمے با ہمتے کہ از سرِ عالم تواں گزشت

فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن
دفتر قرآنی تحریک۔ حیدر آباد دکن
(ہندوستان)

محرم الحرام ۱۳۴۹ھ

# قرآنی تحریک کے متعلق مشاہیر کی رائیں

جو نواب نذیر جنگ بہادر اور فقیر ابو محمد مصلح مبلغ قرآن کے نام موصول ہوئیں۔

## اقتباس

## قرآنی تحریک کا خیر مقدم

### قانونِ الٰہی۔ شرع محمدی کا رواج عام

مبارک ہیں وہ کان جو اس تحریک کو سنیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس تحریک پر لبیک کہیں

میرے مکرم عزیز ابو محمد مصلح مبلغ قرآن۔ تہنیت و تبریک کے مستحق ہیں جنھوں نے ایسے زمانہ ظلمات میں صحیح معنوں میں تبلیغ کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ یہی نسل و نہار قرآنی تعلیم کا رہا تو بجز تقدسِ کلام اور کسی قسم کا دنیوی و دینی استمتاع و استنفاع ممکن نہ ہوگا۔

ابو محمد مصلح کی آواز اپنے میں ایک قوت رکھتی ہے جیسے کتابت قرآنی میں ایک عثمانی طرز کتابت مشہور ہے اسی طرح ابو محمد مصلح کی حیدرآباد دکن سے جو آواز تحریک قرآنی اٹھی ہے۔

### اسمیں عثمانی قوت مرکوز ہے

میں عاجز جناب مبلغ قرآن کو دعائے صحت و ترقی حیات دیتے ہوئے یہ استدعا کرتا ہوں کہ قرآنی تحریک کو جن الفاظ و تنبیہات سے آپ نے مزین کیا ہے اس کو اسی صورت سے اجرا کرنے کی ابتدا کیجئے۔ خداوند قدوس آپ کی مدد فرمائیگا۔

دعاگو فقیر عاجز سید ظفر علی سجادہ نشین و اولاد حضرت سیدنا رضی الدین احمد الملقب خواجہ باقی باللہ دہلی

رحمٰن و رحیم کی طرف سے آخری آواز عربی زبان میں آسمان سے آئی، ذکر کے لیے، تعقّل کے لئے، عبرت کے لئے، سبیلِ اقوام کی طرف رہنمائی کے لئے، بشارت کے لئے، انذار کے لئے الغرض انسان جو کچھ مانگتا ہے، آ آپ سکتا ہے، اس کو دینے کے لئے۔

بالمؤمنین رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنچایا۔ زور و شور کے ساتھ پہنچایا۔ ہر نماز میں اسکی تلاوت فرض، ہر چیز میں وہی آگے کیا جاتا تھا جو قرآن میں آگے ہو حتّٰی کہ دفن میں بھی اسی کی لاش آگے رکھی جاتی تھی۔ جو قرآن کے یاد کرنے میں لگے ہو، سوتے، جاگتے، اُٹھتے، بیٹھتے، قرآن کی مختلف سورتیں۔ مختلف آیات کے ذِکر کا طریقہ جاری کیا گیا۔ حتیٰ کہ بیماری، آزاری، جنون، آسیب، سب کا علاج قرآن سے بتایا گیا۔ قرآن پڑھو اور پھونکو، موت کے لئے بھی قرآن موت کے بعد بھی قرآن، الغرض زندگی میں بھی قرآن، مرنے میں بھی قرآن، جنگ کے وقت قرآن، سونے کے وقت قرآن۔ ہر وقت قرآن ہی کے اندر مسلمان لپیٹا گیا۔ اندر بھی اسکے وہی بھر گیا اور باہر بھی اسکو اُڑھا دیا گیا۔

خاتم النّبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی وزنی چیزیں مسلمانوں میں چھوڑیں، ایک قرآن (ثقلِ ثقیل) وزندار بات اور دوسرے قرآن کے پڑھانیوالے یعنے وہ لوگ جن کے گھر میں یہ روشنی اُتری تھی، اُنہی کو اہلِ بیت کہتے ہیں۔ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "ثقل" یعنے وزن سے تعبیر کیا۔ قولِ ثقیل قرآن۔ عملِ ثقیل معلمینِ قرآن۔

لیکن زمانہ بدلا، اب پرائمری مدارس ہیں، وسطانی اسکول ہیں، فوقانی تعلیم گاہوں میں، کالج میں، ولایت ہے، قرآن اس پورے سلسلے میں کہیں نہیں۔

مولانا ابو محمد مصلح مبلغ قرآن کو خدا جزائے خیر دے۔ قرآن کا جھنڈا لیکر اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں، اللہ اس غازی کا حامی، اور اس مجاہد کا پشت پناہ، یہ چاہتے ہیں کہ

اسکول زدہ، کالج آشوب مسلمانوں کے زبان پر نہیں بلکہ دل میں قرآن کے اس وزن کو پیدا کر دیں، کہ پھر ہر علم، ہر فن، ہر نظریہ، ہر ایجاد، ہر مسئلہ اس کے مقابلہ میں ہیچ ہو جائے۔ واقعہ یہی ہے قرآن کے وزن کو جس نے محسوس کیا، پھر نہ وہ آسمان کا وزن محسوس کرتا ہے، نہ زمین کا، نہ نیوٹن کے سیاروں کا اور نہ ڈرینڈناٹ کے توپوں کا۔

اللہ تعالیٰ اجل مجدہٗ ان سپاہیوں کو اس مجاہدہ میں حصہ دے، جو ہندوستان کے اس تنہا غازی کے ساتھ ہو رہے ہیں۔

میری رائے ہے کہ مولانا کو چاہیئے کہ اس تحریک میں اپنے کو فنا کر دیں۔ ہندوستان کی عام تعلیم میں قرآن مجید بامعنیٰ لازم کرانے کی کوشش کریں، ریاستوں میں بھی اور برٹش گورنمنٹ میں بھی، غالباً اگر اس کی تحریک باضابطہ اٹھائی گئی تو گورنمنٹ کو ماننے میں عذر نہ ہوگا۔

صرف قرآن کے ترجمہ جاننے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ورنہ مصر و عرب عراق و شام والے آج سب سے زیادہ پختہ مسلمان ہوتے قرآن اور قرآن کے ساتھ عامل و معلم قرآن کی سخت ضرورت ہے۔ (مولانا مناظر احسن گیلانی۔)

---

مکرمی نواب صاحب! تسلیم۔ قرآنی تحریک کے سلسلہ میں گرامی نامہ پہنچا۔ یاد فرمائی کا شکریہ! جس مبارک اور مسعود کام کی آپ داغ بیل ڈال رہے ہیں، فی الواقع اسکی سخت ضرورت ہے میری دلی ہمدردی اور دعا آپ کے مقاصد عالیہ کے ساتھ ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کی ہمت میں استقامت اور مقصد میں برکت عطا فرمائے۔ آمین (سر غیر طالب ایم اے ایل ایل بی جنرل ممبر کونسل آف اسٹیٹ دہلی)

---

قرآنی تحریک

قرآنی تحریک کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ بے انتہا ضروری کام

انجام دیرہے ہیں۔ قرونِ اولیٰ میں قرآن کریم سمجھنے کے لئے اور عمل کرنے کے لئے تھا اور اب قرآنِ مجید طاق پر رکھنے کے لئے یا صرف بلا سمجھے بچوں کی طرح آموختہ پڑھ جانے یا قسم کھانے کے لئے ہے اللہ اللہ۔ بہ بیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا۔

پہلے مسلمان قرآن پڑھتے تھے تو سمجھتے تھے اور پھر عمل کرتے تھے تو دنیا کو مسخر و مغلوب کرتے تھے۔ اب جب ہم قرآن شریف صرف طوطے کی طرح پڑھتے ہیں سمجھتے نہیں تو عمل کیا خاک کریں گے نتیجہ یہ کہ دین و دنیا دونوں میں خراب ہو رہے ہیں اس تحریک سے ہم کو کامل کامیابی کی امید ہے اور میں دعا کرتا ہوں۔ حسین میاں۔ پھلواری شریف۔ ضلع پٹنہ۔

جنابِ مکرم دام مجدہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ مع اعلان مطبوعہ قرآنی تحریک موصول ہو کر موجب مسرت ہوا۔ یہ بہت مبارک اور میمون تحریک ہے میں دل سے اس کا خیر مقدم کرتا ہوں حق تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور بار آور کرے۔ آمین۔

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ۔ صدر جمعیۃ العلمائے ہند۔ دہلی

محترم مولانا! وعلیکم السلام۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَادُّوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کرتے ہیں وہی ذلیل ترین لوگوں میں ہوں گے۔ آج ہم اپنے کو مسلمان کہتے ہیں، ہم اپنی مذہبی کتاب کا نام قرآن بتاتے ہیں اور اپنے رسول کو محمدؐ کے نام سے پکارتے ہیں۔ لیکن کیا مسلمانوں کے یہی اطوار ہونے چاہئیں جو آج ہمارے ہیں! کیا قرآن میں وہی سب کچھ لکھا ہے جو آج ہمارا عمل ہے اور کیا نعوذ باللہ، محمدؐ کا یہی اسوۂ حسنہ ہے جس پر آج ہم کاربند ہیں! نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہمارا قول و فعل خدا اور رسول کی مخالفت میں ہے۔ پس یہی سبب ہے کہ مسلمان ہر طرف سے مصیبت اور مایوسی کی حالت میں مبتلا ہو گئے ہیں اور کوئی تدبیر

ان کے حق میں راس نہیں آتی۔

(۲) حیدر آباد دکن سے، جس نے اس گئے گزرے وقت میں بھی اسلام کی مٹی مٹائی شان و شوکت کی بہت کچھ لاج حضرت میر عثمان علیخاں بہادر کے پیکر سطوت میں محفوظ کر رکھی ہے۔ قرآنی تحریک کا نعرہ بلند ہوا ہے۔ اس سیاہ بادل میں جو ہر چہار طرف سے گھر گھر کر ہمارے سروں پر منڈلا رہے اور ہمیں ہر آن دعوت فنا دینے پر تلے ہوئے ہیں یہ ایسی چمک دکھائی دی ہے۔ جو موجودہ تباہ حالی سے ہم کو یقینی طور پر نکال کر صراط مستقیم پر پہنچا دیگی۔ بیشک کافی پانی سر سے گزر چکا ہے اور اب آج سے بڑھکر کوئی مناسب وقت نہیں تھا کہ یہ صدا اٹھائی جاتی۔

آپ نے مسلمانوں کی جو آج ننگ اسلام ہیں" اخلاقی، مذہبی اور تمدنی حالت کا جس طور سے اندازہ کیا اور جو طریقہ ان کی اصلاح کا اختیار کرنا چاہا ہے اس سے بہتر اور کوئی نہیں ہو سکتا اور اسلئے وہ ایسا ہے کہ اس پر فوراً لبیک کہا جائے۔ آپکا پیغام کوئی نیا پیغام نہیں بلکہ یہ تو وہی ہے جو آج ساڑھے تیرہ سو برس پہلے روئے زمین کی کایا پلٹ چکا ہے۔

مجھ کو کامل یقین اور پورا بھروسہ ہے کہ اس پکار کے سامنے ساری چیخ و پکار دب جائیگی اور اس کو دب جانا ہی چاہیئے۔ اس پیغام کے آگے سارے پیغامات خاموش اور گنگ ہو جائیں گے اور ان کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ اس تحریک قرآنی کے آگے ساری تحریکیں مٹ جائیں گی۔ اور ان کو مٹ جانا ہی چاہیئے۔

آپ کا یہ پیغام گو اپنے اندر کوئی جدت نہیں رکھتا مگر یہ کہ وہ اس سیزدہ صدسالہ پیغام کی صدائے بازگشت ہے جس نے وحشیوں کو تہذیب و تمدن کا علم بردار بنا دیا جہلا کو علامۂ زمن کر دیا، فقیروں کو تاج شہنشہی عطا کیا اور رندوں اور نشہ کے میں

چوبیس گھنٹے مخمور رہنے والوں کو مست مئے الست بنا دیا۔

قرآن اور صرف قرآن ہی ہے جس کا علم و عمل ہم کو دین اور دنیا دونوں جگہ سرخرو کر سکتا ہے اسی سے ہمارے سارے بگڑے ہوئے کام بن جا سکتے ہیں اور اسی سے ہماری تمام کل سیدھی ہو سکتی ہے۔ ہمارے انواع و اقسام کے مہلک اور جان لیوا امراض کا (جن میں ہم گرفتار ہیں اور جن کا معالجہ دنیا بھر کے طبیب اور ڈاکٹر نہیں کر سکتے) ازالہ صرف قرآن پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ ان کی اصلی اور حقیقی دوا مل سکتی ہے تو وہ قرآن میں ہی ملیگی۔ اسی لئے اگر مسلمان واقعی مسلمان بننا اور رہنا چاہتے ہیں تو وہ قرآن کی اصلی اور پاک تعلیم پر اپنے اعمال کا مدار رکھیں، جس کے بغیر میرا ایمان ہے کہ وہ مسلمان ہی نہیں رہ سکتے۔

آخیر میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں کہ قرآنی تحریکات کی ایک مرکزی حیثیت بھی ہونی چاہیئے تاکہ ایک مخصوص پروگرام پر عمل ہو سکے۔ ایک ضابطہ کے ساتھ اس تحریک کو چلانا اور مقبول عام کرنا چاہیئے، منظم اور مسلسل طور پر اس تحریک کی اشاعت کرنی چاہیئے۔

خدائے عزوجل کی درگاہ میں التجا ہے کہ وہ اپنے آخری پیغام کا درد ہمارے دلوں میں پیدا کر کے ہم کو اس کا اہل بنائے۔ آمین۔ یارب دعائے خستہ دلاں مستجاب کن

عبد القیوم انصاری۔ ڈہری (بہار)

ذو المجد و الکرم دام اقبالکم! تسلیم کے بعد عرض ہے کہ جناب کا نامہ مع اعلان قرآنی تحریک کے ورود ہوا۔ ذرہ نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں جناب کی تحریک کے ساتھ پوری طور پر ہم خیال ہوں اور اس کے ساتھ کامل ہمدردی رکھتا ہوں۔ اللہ پاک

آپ کو کامیاب کرے۔ مگر طریقِ کار کیا ہوگا۔ جناب کا اعلان اس بارے میں ساکت ہے
نفسِ تحریک سے شاید کسی کو اختلاف ہوگا۔ الا چند قدامت پسند ملاؤں کو۔ والسلام۔

عریضۂ نیاز (مولانا) مظہر الحق، بار ایٹ لا۔

میرے دوست مولوی ابو محمد مصلح صاحب نے خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ ان کی تحریک
اشاعتِ علم قرآن مجید کے متعلق جو رائے میں رکھتا ہوں عرض کروں۔
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن اور اسی مبارک اسوہ کا اتباع ہر کلمہ گو پر فرض
ہے مسلمان کبھی ایک زندہ قوم نہیں ہو سکتے جب تک کہ ان میں سے ہر ایک
قرآن مجید کو سمجھنے والا اور اس پر عمل کرنے والا نہ ہو۔
اصل سوال یہ ہے کہ یہ شوق اور فرض کا احساس امتِ مرحومہ میں کس طرح سے
کیا جا سکتا ہے جو فضا مادیت کی رائے عالم پر مستولی ہے۔ اس کا تصور کر کے ہمت
پست ہو جاتی ہے لیکن ادھر لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کا ارشادِ مبارک ہے
خدا کرے قوم میں ایسے مخلص عالم اور عاملِ قرآن پیدا ہو جائیں جو اپنی اخلاقی اور روحانی
قوت سے منشائے مبارکِ ایزدی کے تحت قوم کے اکثر افراد کو اپنے جیسا بنالیں نیت
میں خلوص عمل میں بے ریائی اور ارادے میں استقامت ہو تو رحمتِ الٰہی اس کی کوشش کو
بے اثر نہیں رکھتی۔ (نواب فخر یار جنگ بہادر)

محترم و معظم دامت الطافکم! نہایت خوشی ہے کہ آپ کو ایسے اہم امر کی طرف توجہ
کا موقع ملا جو درحقیقت علما اور مشائخ کا فرض تھا مگر اسلام تو ہر مسلمان سے مخاطب ہے
اس لئے ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اس کی آواز پر لبیک کہے، علما کو اپنی قیل و قال اور مشائخ کو

سماع و قال سے کہاں فرصت، اس سلسلے میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس تحریک کا نامی سرتاپا اس رنگ میں غمر اور ہوتا کہ اس کی چھینٹیں دوسروں پر پڑیں، پھر اس کے بعد یہ ضرورت ہے کہ چند اصحاب ہم خیال اور یکرنگ مجتمع ہوں اور وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں، جگہ جگہ درس قرآن کے حلقے قائم ہوں۔ قرآن پاک کے احکام موثر عبارت میں لکھکر عوام میں تقسیم کئے جائیں اور قرآن پاک کی عملیت پر زور دیا جائے۔

مگر ان سب سے اولیں کام یہ ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت قرآن کے فہم و تفسیر میں کن اصول سے کام لیگی اور کس روش کو اختیار کریگی جو اختلافات اور فتنوں سے محفوظ رہے، میرے خیال میں وہی اصول قابل پیروی ہیں اول لغات و محاورات عرب سے انحراف نہ کیا جائے اور کھلے لفظوں سے تاویل و تحریف کے بغیر جو کچھ سمجھ میں آئے قبول کیا جائے دوسرے یہ کہ اُن معنوں میں سے کسی معنی کو اختیار کیا جائے جن کی طرف صحابہ و تابعین اور علمائے سلف صالحین میں سے کوئی جماعت گئی ہو۔ (علامہ) سید سلیمان ندوی۔

جناب مولوی ابو محمد مصلح صاحب مبلغ قرآن پاک کی تحریک کو میں نے بغور دیکھا حقیقت میں اس کی اِس زمانے میں بہت ضرورت ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ جناب مولوی صاحب موصوف نے اس اہم کام کو اپنے ذمہ لیا ہے مجھے اس تحریک سے پورا اتفاق ہے۔ ہر مسلمان کو اس تحریک میں اعانت کرنی چاہیئے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب مولوی صاحب کی سعی کو کامیاب فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار سید محی الدین۔ مددگار ناظم تعلیمات سرکار عالی حیدرآباد

مکرمی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ گرامی نامہ باعث عزت خاکسار ہوا۔ ساتھ ہی اس کے صلوٰۃ قرآنی تحریک پہنچی۔ پڑھ کر شکریہ پروردگار بجالایا۔ کہ یہی واحد راہ ہمارے لئے موجب فلاح دارین ہے اسکے لئے استصواب رائے کی کیا ضرورت۔ دنیا میں کوئی مسلمان تو اس کے خلاف ہو نہیں سکتا

بلکہ نزد خاکسار ہر مسلمان کا فرضِ اوّل یہ ہونا چاہیئے کہ ہر طریق و ہر وقت اس کی تائید میں مصروف و کوشاں رہے۔ خاکسار دعا کے لئے دل سے گزارش کرنے کے لئے جوارح سے حاضر و موجود ہے خدا تعالیٰ آپ کو اور ابو محمد مصلح صاحب کو مقاصد دینی و دنیوی میں فائز المرام فرمائے کہ آپ نے صراطِ مستقیم کو یاد دلایا۔ والسّلام۔ (شمس العلما) سیّد احمد۔ امام شاہی جامع مسجد۔ دہلی

جنابِ مکرم حضرت مولانا ابو محمد مصلح صاحب۔ السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ آپ کا اعلان قرآنی تحریک کے متعلق میں نے بالاستیعاب بامعانِ نظر دیکھ لیا۔ مجھے کچھ شبہ نہیں کہ یہ تحریک ایک مسلم کے لئے ہر آئینہ قابلِ تسلیم ہے اور مجھے یقین ہے کہ مسلمان من حیث القوم قرآنِ پاک کی جانب رجوع کئے بغیر پنپ نہیں سکتے ہیں اُن کے فلاح و بہبود کا تو صرف یہی ایک راستہ ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں کو یہ سمجھائے کون۔ کیا آپ خیال کرتے کہ مسلمان اس اعتقاد کو دل میں جگہ نہیں دیتے ہیں یقیناً ہر شخص جو مسلم ہونیکا دعویدار ہے اس اعتقاد سے منحرف نہیں۔ لیکن اعتقاد سے آگے بڑھ کر عمل کے لئے اُن کو آمادہ کیونکر کیا جائے یہ کام ایک یا چند ... نہیں اسکے لئے ایک مرکز اور ایک پوری جماعت چاہیئے جو اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دے اگر ایسا مرکز آپ قائم اور ایسی جماعت آپ پیدا کر سکتے ہیں تو کام ہو سکتا ہے ... اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ نیاز مند (نواب) اکبر یار جنگ (بہادر)

جناب بندہ! تسلیم۔ میں آپ کی قرآنی تحریک سے لفظ بہ لفظ متفق ہوں۔ سوائے اس کے کہ تقریر و تحریر کے ذریعے سے لوگوں کو توجہ دلائی جائے اور کیا تدبیر ہمارے آپ کے ہاتھ میں ہے مگر افسوس ہے کہ دعظ و تحریر سے تاثیر تو مسلمانوں سے بالکل جاتا رہا وہ ایسے قصے سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔

قرآنی تعلیم کا مغز تعلق مع اللہ ہے۔ وہی ہم مسلمانوں نے چھوڑ رکھا ہے الحاد و زندقہ

لوگ بہتے چلے جا رہے ہیں۔ بظاہر سوا تباہی اور بربادی موجودہ زمانہ سے زیادہ ہوئی۔ کوئی صورت ایسی سمجھ میں نہیں آتی جس سے انکا انحادود رہو۔ برباد ی ہی ایک ایسی چیز ہے کہ اُس سے آدمی گھبرا کر اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے اور جب ہمہ تن اُس کی طرف توجہ ہوتی ہے تب فضل الٰہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے انکار و تکذیب سے جن کے قلوب متاثر ہوں اور صرف سوسائٹی کے ڈر اور نام کے جو مسلمان ہوں وہ بھلا کیونکر راہِ راست پر آ سکتے ہیں۔

بہرحال آپ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں اُس سے مجھے بھی مطلع فرمائیں۔ حتی الامکان تعمیلِ احکام سے دریغ نہ کروں گا۔ آپ کا خادم۔ بندہ محمد فاروق۔ جامع مسجد۔ کانپور

جناب مولوی صاحب! السّلام علیکم۔ قرآنی تحریک کا پروگرام مبارک ہے۔ اس ملک میں قرآن کا علم ہندوستان سے مفقود ہو گیا ہے ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں نئی زندگی پیدا کی جائے۔ کیا عجب کہ آپ کی تحریک بارآور ہو۔ اور مسلمانوں میں قوتِ عمل پھر عود کر آئے۔ مخلص (سر) محمد اقبال

انسانی دماغ کو قدرت نے ازل ہی سے قرآن پاک کا مخزن اور اُس کے حفظ کا مستعد محض اس غرضِ خاص سے بنایا ہے کہ ہمیشہ قرآن انسانی اخلاق و محاسن شمائل کو مہذب کرنے والا دستور العمل پیشِ نظر انسان رہے۔

دماغِ انسانی سوائے قرآن پاک کے اور کسی کتاب کا عام اس سے کہ وہ مذہبی خدائی کتاب ہو یا غیر مذہبی حامل و حافظ ہونے کی استعداد نہیں رکھتا ہے اسی طرح رسول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ہر نماز میں تلاوتِ قرآن پاک کو رُکن رکین گردانا ہے محض اس غرض سے کہ قانونِ عمل انسانی ہمیشہ دل و دماغ میں نقش پذیر رہے۔

قرآن پاک ہی کی مقدس تعلیم اور عمل کا نتیجہ تھا کہ مسلمان شرقاً و غرباً و شمالاً

وجوباً ایک کمتر مدت میں تمام دنیا کے مالک و حاکم و فرماں روا بن گئے تھے جرمنی توپ تھی نہ فرانسیسی بنادیق۔ صرف تلاوتِ قرآن اور اس پر عمل بالجوارح ہزارہا توپ و بنادیق سے زیادہ فتحمند اثر قلوبِ مخاصم میں پیدا کر دیتے تھے۔

آج مسلمانوں میں جو ابتری پیدا ہو گئی ہے وہ محض تعلیم و عمل بالقرآن کے ترک کر دینے کی وجہ سے ہے۔ اسلام زر و زور و جنود و عساکر، توپ و بنادیق، ملک و سلطنت کا محتاج نہیں ہے۔ اسلام عمل بالقرآن کا طالب ہے۔

اسلام عاملِ بالقرآن کو عرشِ اعظم پر شاہانہ شان و شوکت سے بٹھا دیتا ہے۔

اسلام اپنے والی کو تمام بحر و بر کا مالک اور آقا بنا دیتا ہے۔ ذرہ ذرہ کائنات کا مطیع و خادم عاملِ بالقرآن ہو جاتا ہے۔ اکسیر حقیقی علم و عمل بالقرآن ہے۔ عمل بالقرآن انسان کے دل کو خدائے پاک کی تجلی گاہِ خاص کر دیتا ہے۔ ملائکہ مقدسہ کا سجدہ گاہ بنا دیتا ہے۔

الغرض اسلام اگر کوئی شئے ہے تو وہ محض علم و عملِ بالقرآن ہی ہے۔ اس کے سوا باقی ہیچ۔

نواب نذیر جنگ بہادر اور مولوی ابو محمد صاحب مصلح نے جو قرآنی تحریک پیش کی ہے۔ نہایت احسن و مبارک ہے۔ خدائے پاک ان کی سعی کو مشکور فرمائے۔

خادم الفقراء۔ (مولانا صوفی شاہ) عبد القادر واعظِ خاص سرکار عالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اظہار تحریک قرآنی مع والانامہ پہنچا۔ شکر گزار فرمایا۔ اشاعتِ تعلیم و مقاصدِ قرآنِ حمید ضروری۔ واجب۔ فرضِ عین ہے اس کی اشاعت کیلئے اراکینِ صائب کی ضرورت ہے۔ پنجاب میں لوگوں نے یہی تحریک شروع کی۔ اپنا

نام اہل القرآن رکھا اور پھر ترویج و تعاون کے لئے احادیثِ رسول اور فقہ ائمہ
پر سعہ کھولا۔ اصل مقصد رہ گیا۔ اختلاف بڑھ گیا۔ حالانکہ قرآنِ حمید میں اُدْعُ
اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ (الایہ) حکم فرمایا ہے۔ دُور بینی۔ زیرکی تدبیر اشاعت میں
ہے۔ اسے ملحوظ رکھیے۔ پھر انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ والسلام۔

احقر محمد سلیمانؒ۔ منصور پوری۔ پٹیالہ۔ پنجاب۔

---

مائی ڈیر نواب صاحب! آپ کا گشتی مراسلہ مجھ کو ابھی ملا۔ یہ سنکر بیحد مسرت
ہوئی کہ آپ نے ایک ایسی تحریک کا آغاز کیا ہے۔ جو اسلام کی حمایت کے لئے
اُن تمام مخالفِ اسلام تحریکات کے مقابلے میں جو اس وقت ملک میں پھیلی ہوئی ہیں
نہایت ضروری ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام اپنی قدیم روشنی اور قدیم حیثیت میں اس
طور پر دوبارہ پیش کیا جائے کہ ہر زمانے کے لئے علم ایک طاقت ثابت ہو۔ نیز قرآن
کے اُن مہم مسائل کی اشاعت کی جائے جو زمانۂ موجودہ کی علمی تحقیقات اور ایجادات پر
حاوی ہوں۔

(نواب۔ سر۔ صاحبزادہ) عبدالقیوم خاں۔ کے سی۔ آئی۔ ای ایم ایل
آنریری سکریٹری۔ اسلامیہ کالج پشاور۔

---

مکرمی دام مجدہم۔ تسلیم عرض۔ عنایت نامہ اور مطبوعہ تحریر مرسلہ پہنچی۔ اخبار میں
بھی اس تحریک کو دیکھ چکا تھا۔ اِس زمانے میں مذہب سے بیگانگت اور آزادی
اس درجہ ترقی کر رہی ہے کہ پہلے سے اب بہت زیادہ ضرورت اس کی ہے کہ مسلمانوں
کو احکام قرآنی کی پابندی، سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی۔ عقائد کی درستی،
مذہب کی پائیداری، سلفِ صالح کی اتباع کرائی جائے۔

میرے نزدیک غیر مسلم کو مسلم کرنے سے یہ مقدم ہے کہ مسلمان کو مسلمان رکھا جائے
میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ارادہ میں تقویت عطا کرے اور جو کام آپ نے
شروع کیا ہے اُس کو انجام تک پہنچائے۔ اور مسلمانوں کو مستفید کرے۔ والتسلیم۔

فقیر محمد قطب الدین عبد الوالی فرنگی محل۔ لکھنؤ۔

محترم قوم۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قرآنی تحریک کا اشتہار ملا۔ پڑھ کر
یادآوری کا مشکور ہوا۔ اگر آپ کی یہ تحریک سنتِ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم اور
مجتہدین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی روشنی میں ہوگی تو میں جان و دل سے اس کا
شریک ہوں اور برابر دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک ارادہ میں کامیاب فرماویں۔

احقر عبد الوہاب۔ مہتمم مدرسہ امدادیہ۔ دربھنگہ۔

مکرمی۔ السّلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے جو مطبوعہ اعلان عنایت فرمایا
تھا۔ اُس کو بغور دیکھا۔ اِس سے آپ کا جوش و خلوص بخوبی ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی
سعی مشکور فرمائے۔

قرآنِ کریم فی الحقیقت مومن کے واسطے ہر طرح منبع خیر و برکت ہے۔ محض
اس کی تلاوت کرنا بلکہ دوسرے سے اس کی تلاوت سننا حتیٰ کہ حسنِ عقیدت سے
قرآنِ کریم کو دیکھنا۔ اپنے اپنے مرتبہ کی عبادت ہے۔ باعثِ سعادت ہے۔
تاہم یہ مسلم ہے کہ معنیٰ سمجھ کر قرآن کریم پڑھنا سب سے بہتر تلاوت ہے پھر معنی
سمجھنے کے بھی بہت سے مدارج ہیں۔ اول تو خود قرآنِ کریم کو اللہ تعالیٰ نے دو شعبوں
میں تقسیم کردیا ہے۔ آیاتِ محکمات و متشابہات۔ اِس تفرق کو کتاب و حکمت سے
بھی تعبیر فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ سمجھنے اور سمجھانے والوں کے عقل و فہم کے

مراتب ہیں۔ قدیم اور اسلم طریق تو یہ ہے کہ جو سمجھ میں آیا سمجھ لیا۔ اور جو معنیٰ اپنی فہم سے بالا ہو اس پر بمراد اللہ وبمراد رسول اللہ ایمان لے آئے۔ لیکن اس زمانے میں شکوک ووساوس کا بہت زور ہے۔ اور عقل کی جرأت حد سے بڑھ گئی ہے۔ اگر معنیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور سمجھنے یا سمجھانے سے قاصر رہے۔ تو ضعف ایمان کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہونے کا بھی اندیشہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

محمد الیاس برنی۔ بی اے۔

مکرمی! السلام علیکم۔ قرآنی تحریک کی تحریک نہایت مبارک ہے مگر آپ بھی تو کوئی راہِ عمل تجویز فرماویں۔ محمد مقتدیٰ خاں۔ شروانی علیگڈھ۔

مکرم بندہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔

یہ تو مسلمان ہمیشہ سے کہتے آئے ہیں کہ قرآن کریم کا علم عام ہونا چاہیئے اور ایسی کسی مسلمان کو کلام ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ قرآن مجید کا علم اور اُس پر عمل ہی قوم مسلم کیلئے ہر ایک مرض کا علاج بلکہ تمام دنیا کے لئے سرچشمہ فلاح ونجاح ہے۔

اصل بات تو وہ ہے جو اس مضمون (قرآنی تحریک) کی تیسری اور چوتھی سطر میں بدیں الفاظ درج ہے:-

"ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جس سے عورتیں، بچے، کسان، تاجر، ملازمین، مزدور پیشہ اور اَن پڑھ جاہل تک قرآن پاک کو جان سکیں اور اس کے مفہوم سے واقفیت حاصل کر سکیں۔"

مضمون نگار کو چاہیے کہ ضرورتِ عموم قرآن پر وعظ کہنے کے بجائے ان تدابیر کی تشریح کرے ورنہ اگر قیامت تک بھی اس قسم کے مضمون شائع ہوتے رہیں جن میں

صرف یہ کہا جائے کہ علم قرآن کا عام کرنا بہت ضروری ہے اور اس علم کو عام کرنے کی کوئی تدبیر نہ کی جائے۔

ہندوستان کے علماء نے علم قرآن کو عام کرنے کی بہت سی تدبیریں کیں متعدد اُردو ترجمے شایع کیے۔ اُردو میں عام فہم حواشی لکھ لکھ کر شایع کئے۔ اُردو تفسیریں شایع کیں۔ ہندوستان میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں علمائے کرام التزام کے ساتھ روزانہ مساجد میں عام مسلمانوں کو درس قرآن دیتے ہیں۔ یہ تدبیریں تو ہو رہی ہیں۔ ان کے سوا اور جو تدابیر مضمون نگار کے ذہن میں ہوں ان کو ظاہر کرنا چاہیے۔

بندہ غلام بھیک نیرنگ جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام۔ انبالہ

مائی ڈیر مولوی صاحب!

میں آپ کے خیالات سے بالکل متفق ہوں۔ الحاج محمد فاروق لارڈ ہڈلے۔

السلام علیکم! جناب کا اعلان پڑھ کر دل باغ باغ ہوا اور میں خدا کا ہزار ہزار شکر بجالایا۔ کہ اُس نے مقتدر مسلمانوں کے دل میں اپنے کلام کی تبلیغ کا شوق پیدا کیا۔

میرا نفس اگر مجھے دھوکا نہیں دیتا تو میں اپنے تئیں عاشقان کلام ربانی میں شمار کئے جانے کا اپنے کو مستحق خیال کرتا ہوں۔

میرا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن مجید کا ایک موجودہ معجزہ یہ ہے کہ اسے معمولی اُردو لکھا پڑھا آدمی بغیر کسی استاد کی مدد کے خود پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا ہے۔

میں اپنے ذاتی تجربہ کے بناء پر یہ کہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کے لیے عربی سیکھنے کی ضرورت ہو قرآن مجید پڑھنے سے

خود بخود عربی آجاتی ہے۔ نیاز مند شمس الدین ٹھیکیدار۔ جوگندر نگر (پنجاب)

مخدوم قوم! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

نوازش نامہ جناب کا مع اشتہار قرآنی تحریک حضرت قبلہ امیر قوم ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں موصول ہوا۔ حضرت یاد آوری کا شکریہ ادا فرماتے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ آپ کو جناب کی اس بابرکت تحریک سے دلی ہمدردی ہے۔ اور آپ دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تحریک کو بار آور فرمائے۔ آمین ثم آمین والسلام مع الاکرام۔

محمد مرتضیٰ خاں بی اے سکرٹری حضرت امیر قوم مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے احمدیہ بلڈنگ لاہور۔

"سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل"

جناب المکرم! السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

آپ کا ارسال کردہ اشتہار بعنوان "قرآنی تحریک" پہنچا۔ مطالعہ کرنے پر یہ گزارش کرنیکی ضرورت معلوم ہوئی۔ کہ جو خیالات جناب والا نے پیش فرمائے ہیں۔ وہ اپنی خوبی میں یکتا ہیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والآخرۃ

لیکن اس کے لئے عملی صورت ضرور قابل غور ہے۔ قرآنی تحریک کے مقصد کو عملی صورت میں لانے کے لئے یہاں بہترین وسائل کی ضرورت ہے وہاں دلی درد کی بھی علما اور مشائخ کا جو طرز عمل ہے وہ قابل تشفی نہیں ہے۔ واعظین مدرسین۔ اور اماماں مساجد اس مقصد کو جو تحریک قرآنی کے نام سے جناب والا نے پیش فرمایا ہے خوب جانتے ہوئے اس پر مداومت نہیں فرماتے۔ لیڈران یا رہنمایان قوم کے طرز عمل سے جو کچھ ہو رہا ہے اس سے آپ خوب اچھی طرح واقف ہوں گے۔ گو یہ سچ ہے کہ

جن حضرات سے اس مبارک تحریک میں امداد کی امید ہو سکتی ہے اُن سب کا ذکر جناب نے فرمادیا ہے۔

میرے نزدیک ہر بات میں قرآن کو خضرِ راہ بنانا امر ضروری ہے۔ ہر امر میں ہم کو اس سے مدد لینی چاہیئے میرا خیال یہ ہے کہ اب کل مسلمانوں کو بجائے مختلف پیروں کا مرید بنانے کے قرآن کا سچا اور مخلص مرید بنانے پر زور دیا جاوے اور اسی کی تحریک کیجائے۔ قرآنی تحریک قرآن ہی تک محدود رہے تو بہت بہتر ہے۔

ابوالعطاء امجد۔ دہلی

مکرم و محترم! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

جناب کا گرامی نامہ شرف صدور ہوا۔ یاد آوری کا تہہ دل سے مشکور ہوں ایک مطبوعہ اشتہار قرآنی تحریک کے عنوان سے بھی دیکھا۔ میں صدقِ دل سے اس تحریک کا خیر مقدم کرتا ہوں، امید ہے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے ذرائع اور وسائل پر بھی آپ روشنی ڈالیں گے والسلام۔ داؤد غزنوی۔ امرتسر۔

قرآنی تحریک کے عنوان سے جناب مولوی ابو محمد مصلح صاحب کا اشتہار بصیرت افروز ہوا۔ کون سا مسلمان گھرانا ہوگا جس میں صبح تلاوتِ کلامِ مجید نہ ہوتی ہو اور اسکے ارکین پنجوقتہ نماز نہ پڑھتے ہوں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ نماز جو فواحشات سے روکنے کی دعویدار اور کلامِ مجید جو صداقت کا کفیل اور کذب کا بیخ کن ہے اور جھوٹ کو گمراہی۔ ضلالت و کفر کا مرادف ٹھہرانے والا ہے۔ لیکن آج کل وہ قومیں جو اپنے آپ کو قرآن شریف کا ماننے والا ظاہر کرتی ہیں وہی سب سے زیادہ نواحش

وکذا بت میں جری نظر آتی ہیں۔ تو آخر اس کا سبب کیا ہے۔ نمازیں جو برائیوں سے رو کنے والی ہیں غالباً وہ اور ہوں گی۔ اور مصحف پاک جو حامل ہے صداقت کا اور وہ تلاوت جو سچائی سکھاتی ہے وہ تلاوت کچھ اور ہوگی۔ جو زمانہ سلف میں دین و دنیا کو سنبھالے رہی۔ اگر صحیح طریقہ پر اس کی تعلیم کا انتظام ہو جائے تو سبحان اللہ مسلمانوں نے گویا گڑھ جیت لیا۔ ہر فرد بشر کو جو سچائی اور سلامت روی کا شیدا ہے اس کی تعلیم و تعلم میں دلچسپی لینی چاہیئے۔ اگر یہ تحریک صحیح معنوں میں کامیاب ہوگئی تو دنیا سے فریب و دغا۔ مکر و ریا۔ ظلم و ستم۔ غرض تمام برائیاں مفقود ہو جائیں گی اور اہل دنیا ایک مضبوط رشتے میں منسلک ہو جائیں گے۔

مولوی صاحب نے بڑے زبردست کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ خدا وند کریم ان کو اس مقصد میں کامیاب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ آغا حیدر حسن پروفیسر نظام کالج۔

میں آپ کے کام کی قدر کرتا ہوں۔

(خواجہ) حسن نظامی۔ دہلی۔

مخدوم مکرم! السلام علیکم۔ جناب کا والا نامہ پہنچا۔ قرآنی تحریک کے متعلق مطبوعہ خط بھی ملا۔ اللہ تعالیٰ جناب کو جزائے خیر دے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان قرآن کو بھولکر فقہ کے پیچیدہ مسائل کو ہی اصل اسلام سمجھنے لگے ہیں۔ اور قرآن کو سمجھنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ اسلام کی رُوح مٹ چکی ہے اور اس کی وجہ غالباً سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ قرآن کو سمجھنے کی اہلیت عوام تو کیا اچھے علماء بھی نہیں رکھتے۔ میں نے بہت کم واعظین کو قرآن کے معنی و مطلب بھلاتے ہوئے سُنا ہے اور اس کے معنی میں جو حکمت ہے اس نکتہ کو بتلاتے ہوئے دیکھا ہے ہاں۔

علمائے کرام یا تو فقہ کے پیچیدہ مسائل میں عوام کو الجھائے رکھنا چاہتے ہیں یا وہ تمام غیر مستند حدیثیں جن کو عقل تسلیم نہیں کرتی۔ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ خدا کرے آپ کی مساعی جمیلہ کامیاب ہوں۔ آئندہ اس تحریک کے متعلق جو کارروائی جناب کریں اس خاکسار کو ضرور مطلع فرمائیگا۔

(ڈاکٹر) سید محمود۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ بیرسٹر ایٹ لا۔ چھپرہ۔

قرآنی تحریک کے عنوان سے آج ایک پرچہ بشکل اشتہار موصول ہوا۔ یہ تحریک نہایت مبارک ہے۔ خدا تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ مسلمانوں کی آج پستی کا اہم سبب فقیر کے خیال میں قرآن کریم کی تعلیم سے مسلمانوں کی بے توجہی اور غفلت ہے اگر ہم حبل اللہ کو مضبوطی کے ساتھ تھامیں تو امید ہے کہ ہماری گرتی ہوئی حالت سنبھل جائے اور ہم ہر اعتبار سے دارین میں کامیاب ہوں۔ سید محمد بادشاہ حسینی واعظ مکہ مسجد۔

لِلّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ‏ ‏ آخر آمد ز پسِ پردۂ تقدیر پدید

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے! مولانا ابو محمد مصلح صاحب کو جو تبلیغ قرآن کریم سے مسلمانوں کا بھولا ہوا سبق انہیں یاد دلانا چاہتے ہیں، اصل حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم جو دینی اور دنیوی کامیابی کی مفتاح اعظم ہے۔ اور اس قرآن کریم کی تعلیم نے دنیا میں ایسے لوگ پیدا کر دیے تھے جنہوں نے کم از کم ایک ہزار برس تک دنیا میں ہر قسم کی سرداری اور برتری کے بہترین نمونے پیش کئے۔

اہل تاریخ خوب جانتے ہیں کہ ہر علم وفن کے بلند بالا مصنفین چھٹی صدی عیسوی سے سولہویں صدی عیسوی تک مسلمانوں اور صرف مسلمانوں میں پائے جاتے تھے اور اگر مسلمان قرآن کریم کو اپنا سچا امام آج بھی تسلیم کریں، یعنی قرآن کریم کے خلاف

ہر ایک قدم اُٹھانا چھوڑ دے تو خداوند تعالیٰ عز اسمہٗ کی وہی رحمت و نعمت جو ہمارے اسلاف کے شاملِ حال رہتی تھی پھر ہماری دستگیری کرنے کو تیار نظر آئے۔ اہٰذا:۔
مولانا کو اس فرضِ تبلیغ میں ہر قسم کی مدد دینا ہر مسلمان کا فرضِ اہم ہے۔
مولانا کو چاہیئے کہ فوراً باقاعدہ تقسیم عمل کی رو سے ایک مفصل پروگرام (نظام العمل) شایع فرمادیں تاکہ ہم بھی اپنے حسبِ حیثیت جو کچھ امداد کر سکتے ہیں اُس میں ایک منٹ کا وقفہ بھی نہ ہونے پائے۔ انشاء اللہ العزیز یہ تحریک بہت ترقی کرے گی۔

محمد علی شاہ۔ منتظم پیشی صدر الصدور صاحب بہادر۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
نامۂ گرامی اور تمہید مطبوعہ تحریک قرآنی نے ممتاز فرمایا۔ تحریک اسی قدر قابلِ عظمت ہے کہ جس قدر قرآنِ مقدس۔ خدا جلد اجرائے کار فرمائے۔ اپنی استعداد کے اندر شرکت کو فخر و سعادت سمجھوں گا۔ اور صبح و شام بارگاہِ خداوندی میں تحریک کی کامیابی کی دعائیں مانگونگا۔

خادم ممتاز احمد۔ سجادہ نشین بانسہ شریف۔ ڈاکخانہ بڑا گاؤں۔ بارہ بنکی۔

السّلام علیکم! آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ اور جو اشتہار قرآنی تحریک کے متعلق مولوی ابو محمد مصلح کی طرف سے اِس میں ملفوف تھا اُسے میں نے شوق سے پڑھا۔ یاد آوری کا ممنون ہوں۔ میری رائے میں یہ تحریک نہایت ضروری اور مفید ہے اور میں اُس کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

میرے خیال میں زیادہ مناسب ہو تاکہ مولوی صاحب موصوف کوئی عملی تجاویز اِس تحریک کے عام کرنے کے لئے پیش کرتے میں اُنکا منتظر رہونگا۔ والسّلام۔ (سر) عبدالقادر۔ لاہور

تسلیم و نیاز ۔ نامۂ کرم مع مطبوعہ قرآنی تحریک آیا ۔ یاد آوری سے بجد مسرت ہوئی مجھ کو ابو محمد مصلح صاحب کی رائے سے بالکل اتفاق ہے ۔ اگر مسلمانانِ ہندوستان تحریک قرآنی کی طرف توجہ نہ کریں گے اور قرآن مجید کی تعلیم پر پوری توجہ صرف نہ کریں گے تو بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے کہ ہندوستان سے اسلام رخصت ہو جائے ۔ میں نہایت خوشی سے جو کچھ مجھ سے ممکن ہے خدمت کو حاضر ہوں ۔

نیاز مند (قاضی) عزیز الدین احمد

خان بہادر ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ او ۔ بی ۔ ای ۔ ای ۔ ایس ۔ امور زیر اعظم ریاست دتیا ۔

مولانائے محترم ! تسلیم ۔ آپ کی تحریک تعلیم القرآن نہایت مفید ہے اس کو عملی جامہ پہنا کر جو نتائج چھوٹے پیمانے پر اس وقت تک آپ نے پیدا کئے ہیں وہ آئندہ کیلئے بہت امید افزا ہیں ۔ خدائے عز و جل آپ کو اس تحریک کے عملی جزو میں استقامت عطا فرمائے آپ کا خیر طلب ۔ (نواب) ڈاکٹر ناظر یار جنگ (بہادر) رکن عدالت العالیہ حیدرآباد

بسم اللہ و لہ الحمد

قرآن شریف ضروریات دین اسلام سے ہے اس کا منکر کافر ہے تعظیماً و تبرکاً صرف اس کا سر پر رکھ لینا اور آنکھوں سے لگا لینا کافی نہ ہوگا ۔ بحکم خدا فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ جس قدر ممکن ہو قرآن شریف کا روزانہ پڑھنا ضروری ہے منکرین یقیناً پوچھیں گے کہ تمھاری کون کتاب ہے تو جواب میں ضرور کہتا ہوگا ۔ کہ قرآن میری کتاب ہے ۔ اب بتلائیے جس نے قرآن پڑھا ہی نہ ہو اور جانتا ہی نہ ہو تو وہ جواب میں کیا کہے گا ۔ حکم خدا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا اللہ کی رسی کو سب مضبوط پکڑو اور تفرقہ نہ ڈالو ۔ جمیعاً کا لفظ ہے کہ سب حبل اللہ کو مضبوط پکڑیں

یہ نہیں ہے کہ کچھ لوگ حبل اللہ کو مضبوط پکڑیں اور کچھ چھوڑ دیں۔ جمیعاً کے بعد وَلَا تَفَرَّقُوْا ارشاد ہوا ہے۔ تفرقہ نہ ڈالو فرقہ بندیاں نہ کرو۔

قرآن شریف ایسی کتاب نہیں ہے جو بے سمجھے طوطوں کی طرح پڑھی جائے یا بے سمجھے پڑھائی جائے اِس لئے کہ قرآنِ شریف میں بمفاد آیہ وانی ہدایہ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔ دینی و دنیوی مطالب، عبادات، و معاملات و تہذیب و اخلاق و اتفاق و اتحاد و حلال و حرام و ثواب و عقاب و جود و کرم و رحم و محبت و مودت و مروت و رعایت و سخاوت و شجاعت و عفو و بخشش و قصص وہ بھی احسن قصص سب کچھ موجود ہے جس مسئلہ پر جس آیت پر پہنچیں وہاں اُس کے ترجمہ کے بعد اُس کی شانِ نزول بتلائی جائے کہ کس موقع پر کس وقت میں کہاں کس جگہ کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ اس طرح سمجھکر پڑھیں۔ اُس کے بعد اُس پر عمل کریں۔ تو سمجھنا کہ قرآن کو بامعنی و مطالب پڑھا ہے۔ اسی لئے تو حکم ہوا ہے۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ۔

اِس زمانہ میں قرآنِ شریف بطور رسم و اسم کے باقی رہ گیا ہے۔ گرد و غبار میں رہتا ہے۔ البتہ ہر بات پر۔ قرآن کی قسم کھائی جاتی ہے یا جھوٹی بات کو سچ بتانے کے لئے قرآن کی قسم کھائی جاتی ہے

اس زمانہ میں قرآن اِس ہی بات کے لئے رہ گیا ہے۔ تعلیم و تعلم مفقود ہو رہی ہے۔ اب سچے دل سے سچی دعا کرنی چاہیئے کہ اللھم انفعنا بالقرآن اللھم ھدنا بالقرآن۔

زمانہ میں جناب زبدۃ العارفین و قدوۃ السالکین مولوی ابو محمد مصلح صاحب

مبلغ قرآن نے جو قرآنی تحریک اور مدرسۃ علوم القرآن جاری کیا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی طرف متوجہ ہوں اور کوشاں رہیں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ فقط

حررہ سید بندہ حسن الحسینی الواسطی (مجتہد) حیدرآباد دکن۔ مسجد اثنا عشری۔

مسلمانوں کے پاس آسمانی کتاب (قرآنِ مقدس) موجود ہے لیکن افسوس ہے کہ بہت کم مسلمان ایسے ہیں جو اس کتاب کے مضامین سے واقف ہیں۔ عموماً قرآن کو طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اس کے معنی و مطالب سے آگاہ نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے احکام اور اوامر و نواہی سے ناواقف رہتے ہیں اور برکات قرآنی سے محروم۔ فیصد ننانوے مسلمان، اعتقادات، عبادات، معاملات اور اخلاقی حالت میں گرے ہوئے ہیں۔ ترقی درکنار اُلٹے تنزل کے گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ توحید و سنت سے کوسوں دور ہیں۔ ہر قسم کے شرک و بدعت میں مبتلا ہیں فسق و فجور، وہم پرستی اور بیجا رسوم میں غیر مسلموں سے بڑھے چڑھے، فضول خرچ اور افلاس میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان کو موحد و متبع سنت، سچے اور پکے مسلمان بنانے اور دینی و دنیوی ترقی کرنے کے قابل بنانے کے لئے اس امر کی شدید ضرورت ہے۔ کہ انھیں قرآن پاک کی صحیح طریقہ پر تعلیم دیجائے۔ قرآن کے عام علم و عمل رواج سے ہر شخص اپنی زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کر کے فلاح دارین حاصل کر سکتا ہے۔ قرآنی تحریک سے ہر شخص کو مستفید ہونا چاہیئے۔ نیز دوسروں کو مستفید کرنا چاہیئے۔ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ۔ فقط

عاجز محمد معروف۔ صدر۔ انجمن اہل حدیث۔ سکندرآباد

# مقدس تجاویز

(۱) جس طرح مسلمانوں کا خدا ایک، رسول ایک، کتاب اور قبلہ ایک ہے۔ اسی طرح عالمگیر قرآنی تحریک کا مرکز بھی ام القریٰ
کو ہونا چاہیے اور دنیا میں اسلامی مشنریاں قایم کرنے کے لیے مدرستہ الاسلام کا قیام مکہ معظمہ میں ہونا۔

(۲) اسلامی ممالک کے عام باشندوں کے نمایندوں کی ایک عام مجلس مشورت کے علاوہ والیان ملک اور شاہان اسلام
کی شرکت بھی ضروری ہے جن کی امداد اور مشورہ سے مدرستہ الاسلام مکہ معظمہ کا انتظام ہو اور اس کا منتظم ایک
ایسا شخص ہو جو امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین قرار پائے۔

(۳) مدرستہ الاسلام مکہ معظمہ کیلیے دنیائے اسلام سے تبلیغ اسلام کیلیے ایک کروڑ روپے سالانہ کی امداد ہو اور
علاوہ زکوٰۃ و خیرات وغیرہ کی مد سے ایک اسلامی بیت المال بھی اس سے متعلق قایم کیا جائے۔

(۴) مدرستہ الاسلام مکہ معظمہ کے متعدد مراکز ہوں جو عموماً ہر جگہ اور خصوصاً ہر اسلامی ملک میں قایم ہوں۔

(۵) تعلیم اور تبلیغ اور تنظیم کے داخلی و خارجی دو شعبے قایم ہوں، ایک مسلمانوں کیلیے اور دوسرا
دیگر اقوام کے اندر قرآن مقدس کو پہنچاتے رہنے کے واسطے۔

(۶) ہر شخص پر قرآن کا پڑھنا یا سننا لازمی قرار پائے متحدہ قومیت کے اصول پر ہر گھر اور ہر مسجد میں درس قرآن کا
ایک عالمگیر سلسلہ قایم ہو جس میں ایسے افراد تیار کیے جائیں جو ہر مسلمان کو مجاہد فی سبیل اللہ اور مبلغ قرآن بنانے کیلیے وقف ہوں

(۷) انجمنوں، اخبارات و رسائل، تالیف و تصنیف نیز سیاحت و تعارف کے ذریعے قرآنی تحریک کا ہر جگہ کام کیا جائے
اور نوع انسان کو خدائی حکومت کے قیام، خدا کی سچی عبدیت اور محبت الٰہی کا درس دیا جائے۔

ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر

مطبوعہ
اعظم اسٹیم پریس چارمینار
حیدرآباد دکن ۵۵٦

طبعے بہم رساں کہ بسازی بعالمے
یا ہمتے کہ از سر عالم تواں گزشت

ابو محمد مصلح
دفتر قرآنی تحریک حیدرآباد دکن

(ہندوستان)